© rasailojaraid.com

تعارف و تبصرۂ کتب (۱)

مقالہ: محصنینِ اہلِ کتاب سے مسلم عورتوں کا نکاح　　مؤلف: پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد شکیل اوج
ناشر: کلیہ معارف اسلامیہ، جامعہ کراچی　　صفحات: ۳۶۰
قیمت: ۵۰۰ روپے　　اشاعت: ۲۰۱۲ء　　مبصر: شیخ الحدیث ڈاکٹر فقیہ حسین حجازی*

زیرِ نظر مضمون فاضل ڈاکٹر حافظ محمد شکیل اوج کی کتاب "نسائیات" میں شامل ان کے مضمون "محصنین اہل کتاب سے مسلم عورتوں کا نکاح" کے پس منظر میں تحریر کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب ملک کی معروف اور مایہ ناز درسگاہ جامعہ کراچی کے کلیہ معارفِ اسلامیہ کے عمید ہیں، اس کے علاوہ آپ جامعہ کی سیرت چیئر کے ڈائریکٹر اور سہ ماہی "التفسیر" کے مدیر اعلیٰ بھی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی قابلیت علمی بصیرت اور جرات اظہار کا ہمیں خوب اعتراف ہے مگر تمام تر اعتراف عظمت کے باوجود اس مضمون کے حوالے سے ہمیں کلی طور پر ڈاکٹر صاحب سے اختلاف ہے، جس کا اخلاقی حدود کے اندر رہتے ہوئے اظہار قارئین کو مسئلے کی اصل حقیقت سے آگاہی فراہم کرنے کے علاوہ خود ڈاکٹر صاحب کے لیے دلائل اور غور و فکر کی نئی جہتیں بھی وا کرے گا۔

ہمیں انتہائی افسوس ہے کہ ایک منصوص اور اجماعی مسئلہ، جس پر قرآن مجید کی آیات، جدید و قدیم مفسرین کرام کی تفسیری آراء، احادیث رسول ﷺ اور اقوال صحابہؓ و فقہاءؒ اس کثرت اور صراحت کے ساتھ موجود ہیں کہ احاطہ کرنا مشکل ہے، پر تمام شرعی مآخذ کو نظر انداز کرکے صرف قیاسی صغرے کبرے ملا کر نتیجہ اخذ کیا گیا ہے اور موضوع کے سمندر میں اترنے کی بجائے عافیت کناروں میں محسوس کی گئی ہے، یہی وجہ ہے کہ موصوف نے موضوع سے متعلق اصل مآخذ اور دلائل کا ذکر تک کرنا گوارا نہیں کیا ہے۔

اس سے قبل کہ ہم اصل موضوع پر اپنی گزارشات پیش کریں، مناسب رہے گا کہ چند بنیادی امور ابتدا ہی میں عرض کر دیں۔

مرد و عورت کے درمیان نکاح کی حیثیت محض ایک سول کنٹریکٹ کی نہیں ہے بلکہ اس سے بڑھ کر نکاح ایمان کی تکمیل، عفت و آبرو کی حفاظت کا ذریعہ اور حصار امن بھی ہے، اسی طرح یہ رشتہ کسی ہوٹل کی چھت تلے رہنے والے دو افراد کے مابین نہیں ہے بلکہ محبت، فدا کاری، ایک دوسرے کے لیے مر مٹنے، قربان ہو جانے اور سب کچھ لٹا دینے کے عزم کا نام نکاح ہے۔ نکاح کی اسی حیثیت کو اجاگر کرتے ہوئے مولانا مودودیؒ فرماتے ہیں:

* ڈاکٹر، شیخ الحدیث، جامعہ حنفیہ کراچی　　برقی پتا: hijazi1973@yahoo.com
تاریخِ موصولہ: ۲/۱۰/۲۰۱۲ء

Create PDF with PDF4U. If you wish to remove this line, please click here to purchase the full version.
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

''عورت و مرد کے درمیان نکاح کا تعلق کوئی شہوانی تعلق نہیں بلکہ وہ یک گہرا تمدنی، اخلاقی اور قلبی تعلق ہے،مؤمن اور مشرک کے درمیان گر یہ قلبی تعلق ہو تو جہاں اس امر کا امکان ہے کہ مؤمن شوہر یا بیوی کے اثر سے مشرک شوہر یا بیوی پر یا اس کے خاندان اور آئندہ نسل پر اسلام کے عقائد اور طرز زندگی کا نقش ثبت ہو گا وہیں اس امر کا بھی امکان ہے کہ مشرک شوہر یا بیوی کے خیالات اور طور اطوار سے نہ صرف مؤمن شوہر یا بیوی بلکہ اس کا خاندان اور دونوں کی نسل تک متاثر ہو جائے گی اور غالب امکان اس امر کا ہے کہ ایسے ازدواج سے اسلام اور کفر و شرک کی یک ایسی معجون مرکب اس گھر اور اس خاندان میں پرورش پائے گی، جس کو غیر مسلم کتنا ہی پسند کریں مگر اسلام کسی طرح پسند کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔''(۱)

اللہ تعالیٰ نے بیوی کو مرد کے لیے کھیتی کی مانند قرار دیا ہے:نساؤکم حرث لکم فأتوا حرثکم انیٰ شئتم(۲)

''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں. تمہیں اختیار ہے،جس طرح چاہو،اپنی کھیتی میں آؤ۔''

یک دہقان کی اپنی کھیتی سے اولین غرض اس کا پھل ہوتا ہے، اولاد نکاح کا پھل اور ثمرہ ہے۔ چونکہ قرآن مجید کے بیان کے مطابق اولاد باپ کی ہوتی ہے اور اسی کے نسب سے منسوب ہوتی ہے۔ جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

وعلی المولود له رزقهن و کسوتهن بالمعروف۔(۳)

''اور اس شخص کو جس کا بچہ ہے انہیں معروف طریقے سے کھانا کپڑا دینا ہو گا۔''

اس لیے گر یک مسلمان عورت کے نکاح کو اہل کتاب مردوں کے ساتھ جائز قرار دے دیا جائے تو اس کا نتیجہ اس کے سوا کچھ نہ نکلے گا کہ یک مسلمان خاتون کا بطن کسی غیر مسلم کی نسل میں اضافے کے لیے استعمال ہوتا رہے گا۔

مسلمان مردوں کے اہل کتاب کی پاکدامن عورتوں کے ساتھ نکاح کے جواز سے مسلمان خواتین کے اہل کتاب مردوں کے ساتھ نکاح کے جواز پر استدلال کرنا قیاس مع الفارق ہے، گرچہ کہا یہی جاتا ہے کہ شوہر اور بیوی یک گاڑی کے دو پہیوں کی مانند ہوتے ہیں۔ یہ بات حقوق کی حد تک تو تسلیم کی جا سکتی ہے لیکن ذمہ داریوں اور فرائض کے اعتبار سے دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم نے عورت پر مرد کی اطاعت کو واجب قرار دیا ہے، آپؐ نے فرمایا:

لو کنت امراً احداً ان یسجد لاحد لامرت النساء ان یسجدن لازواجهن لما جعل الله لهم علیهن من الحق۔(۴)

''گر میں کسی کو دوسرے کے سامنے سجدہ کا حکم دینے والا ہوتا تو مردوں کو عورتوں پر اللہ نے جو حقوق بخشے ہیں ان کے باعث بیوی کو حکم دیتا کہ وہ شوہر کو سجدہ کرے۔''

جبکہ مسلمان مرد کو اپنی بیوی کی ایسی کسی اطاعت کا مکلّف نہیں ٹھہرایا گیا۔تو یک مسلمان خاتون کے لیے کیوں کر

© rasailojaraid.com
Create PDF with PDF4U. If you wish to remove this line, please click here to purchase the full version.

© rasailojaraid.com

ممکن ہے کہ کافر شوہر کی اس اطاعت کا حق ادا کر سکے۔

مفتی محمد شفیعؒ مرد وعورت کے اس فطری فرق کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''قابل غور بات یہ ہے کہ جب اہل کتاب کا اختلاف ہلکا قرار دے کر ان کی عورتوں سے نکاح مسلمان کا جائز ہوا تو اس کے برعکس مسلمان عورتوں کا نکاح بھی غیر مسلم اہل کتاب سے جائز ہونا چاہیے۔ مگر غور کرنے سے فرق واضح ہوجاتا ہے کہ عورت کچھ فطرۃً ضعیف ہے اور پھر شوہر اس پر حاکم اور نگران بنایا گیا ہے، اس کے عقائد ونظریات سے عورت کا متأثر ہوجانا مستبعد نہیں،اس لیے اگر مسلمان عورت غیر مسلم کتابی کے نکاح میں رہے تو اس کے عقائد کے خراب ہوجانے کا قوی اندیشہ ہے،بخلاف اس کے کہ غیر مسلم کتابی عورت مسلمان کے نکاح میں رہے تو اس کے خیالات کا اثر شوہر پر پڑنا اصولا مستبعد ہے، کوئی بے اصول اور افراط کا شکار ہوجائے یہ اس کا اپنا قصور ہے۔''(۵)

ڈاکٹر صاحب کے استدلال کا محل اس دلیل کی بنیاد پر کھڑا ہے کہ قرآن مجید سورہ بقرہ ۲۲۱ میں جن مشرکین سے مناکحت کی ممانعت آئی ان سے صرف مشرکین مکہ ہی مراد ہیں، بلکہ قرآن میں مشرکین کا لفظ آنا ہی صرف مشرکین مکہ کے لیے،وہ لکھتے ہیں:

''یاد رہے کہ پورے قرآن مجید میں مشرکین سے مراد سوائے مشرکین مکہ کے کوئی اور نہیں ہے''۔(۶)

حالانکہ یہ بات محل نظر ہے کہ قرآن مجید میں مشرکین سے مراد مشرکین مکہ کے سوکوئی اور نہیں ہے آخر اس تخصیص کی دلیل کیا ہے کھلی آنکھوں سے قرآن مجید کا مطالعہ کرنے والا اتنا بڑا دعویٰ کرنے کی جسارت نہیں کرسکتا۔سورۃ البقرۃ کی آیت ۱۳۵ اور سورۃ آل عمران کی آیت ٦٧ میں ''وما کان من المشرکین'' کا اشارہ یہود ونصاریٰ ہی کی طرف ہے۔

سورہ البقرۃ کی آیت کے الفاظ یوں ہیں:

وقالوا کونوا ھوداً او نصاریٰ تھتدوا قل بل ملة ابراھیم حنیفا وما کان المشرکینo(۷)

''یہودی کہتے ہیں:یہودی ہوتو راست پاؤ گے۔عیسائی کہتے ہیں:عیسائی ہوتو ہدایت ملے گی۔ان سے کہو ''نہیں بلکہ سب کو چھوڑ کر ابراہیم کا طریقہ اور ابراہیم مشرکوں میں سے نہ تھا''

اور سورۃ آل عمران کی آیت ٦٧ حسب ذیل ہے:مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيّاً وَلاَ نَصْرَانِيّاً وَلَكِن كَانَ حَنِيفاً مُّسْلِماً وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَo

''ابراہیم نہ یہودی تھے نہ عیسائی بلکہ وہ تو یک مسلم یکسو تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا''

درج بالا آیات میں کہ میں اشارہ اگر یہود ونصاریٰ کی جانب نہیں ہے تو پھر کس کی جانب ہے؟ کیونکہ آیات کا مقصد تو اہل کتاب کے اس دعویٰ کی تردید ہے کہ یہودیوں کے قول کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام یہودی اور

Create PDF with PDF4U. If you wish to remove this line, please click here to purchase the full version. © rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نصرانیوں کے قول کے مطابق نصرانی تھے، ان کے اس دعوے کی تردید یوں کی گئی ہے کہ حضرت ابراہیمؑ تمہاری طرح کے مشرک نہیں تھے۔ اسی طرح اگر سورۃ توبہ کی آیت ۳۲ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَه بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَه عَلَى الدِّيْنِ كُلِّه وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ o

"وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے پوری جنس دین پر غالب کر دے خواہ مشرکوں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔"

اور اس کی ہم معنی سورہ الصّف کی آیت ۹ کو پڑھیں تو بھی سیاق وسباق اس بات کی بین دلیل ہے کہ الکافرون اور المشرکون سے اہل کتاب ہی مراد ہیں نہ کہ مشرکین مکہ کیوں کہ سورۃ توبہ میں اس آیت سے پہلے اتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰه[8] (انہوں نے اپنے علما اور درویشوں کو اللہ کے سوا اپنا رب بنا لیا ہے) اور اس کے بعد يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ[9] (اے لوگو جو ایمان لائے ہو، ان اہل کتاب کے اکثر علما اور درویشوں کا حال یہ ہے کہ وہ لوگوں کے مال باطل طریقوں سے کھاتے ہیں۔) کے الفاظ ہیں۔ اسی طرح سورۃ الصّف کی آیت ۵ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قوم یہود سے وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِه يَا قَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ (اور یاد کرو موسیٰ کی وہ بات جو اس نے اپنی قوم سے کہی تھی کہ: اے میری قوم کے لوگو! کیوں مجھے اذیت دیتے ہو) کے الفاظ میں شکوہ بیان کیا گیا ہے اور اسی سورۃ کی آیت ۶ میں حضرت عیسیٰؑ کی زبانی بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے رسول کرم صلی اللہ علیہ سلم کی بعثت کی بشارت سنائی گئی ہے۔

سورۃ الصّف کی اس آیت کے سباق کے علاوہ سیاق بھی اسی پر دلالت کرتا ہے کہ مذکورہ آیت میں المشرکون سے مراد اہل کتاب کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔ اگر سورۃ کو آخر تک پڑھنے کی زحمت گوارا کر لی جاتی تو يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّيْنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ[10] (اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ کے مددگار بنو، جس طرح عیسیٰؑ ابن مریم نے حواریوں کو خطاب کر کے کہا تھا: "کون ہے اللہ کی طرف بلانے میں میرا مددگار"؟ اور حواریوں نے جواب دیا تھا "ہم ہیں اللہ کے مددگار"۔ اس وقت بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لایا اور دوسرے گروہ نے انکار کیا۔) کا بیان اس سنگین ٹھوکر سے بچا لیتا۔ اپنی غلط بات کو تحقیق کا نام دینے اور اس پر بے جا اصرار کرنے کی اس سے بڑھ کر اور کیا مثال ہو سکتی ہے کہ خود اہل کتاب تو اپنے بارے میں شرک کے ارتکاب کا اعتراف کریں لیکن اُن کے اس اقرار کو بھی تسلیم نہیں کرنا چاہیے۔

اس کے باوجود بھی یہ دعویٰ کرنا کہ "قرآن کا وہ مشرک اب روئے زمین پر کہیں موجود ہی نہیں جس کے بارے میں احکام اترے تھے" دعویٰ بلا دلیل کے سوا کچھ نہیں ہے، اس دعوی کی نوعیت ایسے ہی ہے جیسے کوئی دعوی کرے کہ

Create PDF with PDF4U. If you wish to remove this line, please click here to purchase the full version.
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آج کا سود وہ سود نہیں ہے جو اسلام میں ممنوع ہے۔ آج کا خنزیر وہ خنزیر نہیں ہے جسے حرام کیا گیا تھا اور آج کی شراب وہ شراب نہیں ہے جس پر پابندی عائد کی گئی تھی۔

ڈاکٹر صاحب کی مسلمان عورت کے اہل کتاب کے ساتھ نکاح کے جواز پر دوسری دلیل یہ ہے کہ قرآن مجید نے اہل کتاب اور مشرکین کے ساتھ معاشرت کے حوالے سے فرق کیا ہے اور اس فرق کی مثال سورہ التوبہ کی آیت ۲۸ یاایھاالذین امنوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَـٰذَا (اے ایمان والو! مشرکین تو سراپا نجاست ہیں، سو اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ آنے پائیں۔) سے دی ہے۔

مشرکین اور اہل کتاب کے درمیان چند معاشرتی امور میں فرق کا یہ۔ مگر نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا کہ قرآن وحدیث کی واضح تصریحات کے علی الرغم یہود ونصاری کے ساتھ مسلم خواتین کے نکاح کو جائز قرار دے دیا جائے، اس فرق کی حیثیت ہی کیا ہے؟ جزیرۃ العرب سے نکالے جانے کا حکم جس طرح مشرکین کے لیے اسی طرح اہل کتاب کے لیے بھی تو ہے، نبیؐ نے ارشاد فرمایا: اخرجوا الیہود من جزیرۃ العرب[۱۱] (یہود کو جزیرۃ العرب سے نکال دو)

یک اور حدیث میں آپؐ نے فرمایا:

> عن ابی ھریرۃؓ قال بینما نحن فی المسجد خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انطلقوا الی یھود فخرجنا حتی جئنا بیت المدراس فقال اسلموا تسلموا واعلموا ان الارض للہ ورسولہ وانی ارید ان اجلیکم من ھذہ الارض فمن یجد منکم لہ من مالہ شیئاً فلیبعہ والا فاعلموا ان الارض للہ ولرسولہ۔[۱۲]
>
> ”حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول کرمؐ ہمارے پاس تشریف لائے، آپ نے فرمایا چلو یہود کی طرف چلتے ہیں، ہم آپؐ کے ساتھ چل پڑے یہاں تک کہ بیت المدراس آ گئے، آپ نے فرمایا اسلام قبول کرلو سلامت رہو گے ورنہ جان لو کہ یہ سرزمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں تم لوگوں کو اس سرزمین سے جلاوطن کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں پس تم میں سے جو شخص کچھ اٹھا کر لے جاسکتا ہے تو لے جائے ورنہ جان لو کہ یہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔“

واضح رہے کہ امام بخاریؒ، امام مسلمؒ اور امام ابوداؤدؒ تینوں محدثین نے اس حدیث کو 'باب اخراج الیھود من جزیرۃ العرب' کے عنوان ہی کے تحت ذکر کیا ہے، جبکہ اس مضمون کی معروف حدیث کے الفاظ یوں ہیں: اخرجوا المشرکین من جزیرۃ العرب[۱۳] مندرجہ بالا دونوں احادیث کا مدعیٰ ایک ہی ہے اور ان احادیث کے مطابق یہود مشرکین کے مفہوم میں شامل ہیں۔

تو کیا اب بھی آپ کی رائے کے مطابق اہل کتاب کو اس حکم سے استثنا حاصل ہے؟

Create PDF with PDF4U. If you wish to remove this line, please click here to purchase the full version.
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس مضمون کی ایک اور حدیث ملاحظہ ہو:

عن عمر بن الخطابؓ انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لاخرجن الیهود والنصاریٰ من جزیرة العرب حتی لا ادع الامسلما. (۱۴)

''میں یہود و نصاریٰ کو جزیرۃ العرب سے نکال کر ہی چھوڑوں گا اور مسلمانوں کے علاوہ کسی کو یہاں نہیں چھوڑوں گا۔''

اس حدیث کو امام مسلمؒ کے علاوہ امام ابوداؤدؒ، امام ترمذیؒ، امام احمدؒ اور دیگر ائمہ حدیث نے بھی تھوڑے الفاظ کے اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے۔

سورۃ التوبہ کی آیت ۱۱۳ ماکان للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین میں یہ بات تو آپ کو یاد رہی کہ اس میں بھی مشرکین کے ساتھ سخت رویہ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے جس سے مفہوم مخالف کے طور پر آپ نے اہل کتاب کے سامنے جھک جانے کا حکم کشید کیا ہے لیکن آپ کو یہ یاد نہ رہا کہ یہ آیت تو نازل ہی رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کے باپ کی وفات کے موقع پر ہوئی تھی جس میں آپ کو اس کا جنازہ پڑھانے سے منع فرمایا گیا تھا۔ عبداللہ بن ابی اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا منافق تھا نہ کہ قریش مکہ سے تعلق رکھنے والا کوئی مشرک، پھر اس کو مشرک کہنے سے کیا یہ بات پایہ ثبوت کو نہیں پہنچ جاتی کہ یہود بھی مشرکین کے زمرے میں شامل ہیں۔

اب ہم قرآن و حدیث اور ائمہ کرام کے اقوال و فتاویٰ کی روشنی میں مسئلے کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہیں۔

درحقیقت اللہ تعالیٰ نے مسلمان مردوں کو اجازت دی ہے کہ وہ چاہیں تو اہل کتاب کی پاکدامن عورتوں سے نکاح کر لیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم اذا اتیتموھن اجورھن (۱۵) (اہل کتاب کی پاکدامن عورتیں تمہارے لیے حلال ہیں بشرطیکہ تم ان کو ان کے مہر دے دو)۔ یہ آیت سورۃ البقرہ کی آیت ولا تنکحوا المشرکات حتی یؤمنّ ولامة مؤمنة خیر من مشرکة (۱۶) (تم مشرک عورتوں سے۔ نکاح نہ کرنا جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں۔ اور ایک مؤمن لونڈی مشرک شریف زادی سے بہتر ہے) کے لیے مخصص ہے۔

حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

وقد تزوج جماعة من الصحابة من نساء النصاریٰ ولم یروا بذلک بأسا اخذا بهذه الأیة الکریمة: والمحصنٰت من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم، **فجعلوا هذه مخصصة للآیة التی فی البقرة ولا تنکحوا المشرکات حتی یؤمنّ.** (۱۷)

''اور چند صحابہ کرامؓ نے قرآن مجید کی آیت ''**والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب من**

© rasailojaraid.com
Create PDF with PDF4U. If you wish to remove this line, please click here to purchase the full version.

© rasailojaraid.com

قبلکم" سے استدلال کرتے ہوئے عیسائی عورتوں سے نکاح کیے تھے۔ان حضرات نے البقرہ کی آیت میں المائدہ کی آیت سے تخصیص کی تھی۔"

سورۃ البقرہ کی آیت میں مشرکوں سے نکاح کی ممانعت جس طرح مسلمان عورتوں کے لیے ہے اسی طرح مسلمان مردوں کے لیے بھی ہے لیکن چونکہ مسلمان مردوں کے لیے سورۃ المائدۃ میں ممانعت کے بعد رخصت آچکی ہے جبکہ مسلمان خواتین کے لیے ایسی کوئی رخصت نہیں آئی ہے اس لیے یہ رخصت صرف مسلمان مردوں ہی کو حاصل ہوگی نہ کہ خواتین کو۔اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ مسلمان مرد کے لیے تو اہل کتاب کی پاکدامن عورتوں سے نکاح جائز ہے لیکن مسلمان خاتون کو کسی "پاکدامن" کتابی سے نکاح جائز نہیں ہے۔اس فرق کی وجہ واضح ہے کہ مرد کو گھر کے اندر قوامیت حاصل ہوتی ہے اور وہ اپنی اس قوامیت کی بدولت نہ صرف عائلی امور میں غالب رہتا ہے بلکہ مذہب کے معاملے میں بھی وہ بیوی بچوں پر اپنی رائے کو آسانی سے مسلط کرسکتا ہے جبکہ خاتون صنف نازک ہونے اور دوسروں کی آرا سے جلد متاثر ہوجانے کی بنا پر ایسا کردار ادا کرنے سے عموماً قاصر رہتی ہے۔

اس فرق کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ چونکہ مسلمان اپنے پیغمبر کے ساتھ ساتھ سابقہ تمام انبیاء کرامؑ پر بھی ایمان رکھتا ہے اور ان کو اسی تقدس واحترام کی نظر سے دیکھتا ہے جس احترام کی نظر سے وہ پیغمبر اسلامؐ کو دیکھتا ہے اس لیے مسلمان مرد کی جانب سے کتابی بیوی کے جذبات مجروح ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے، جبکہ اہل کتاب سے اس قسم کے تقدس واحترام کی توقع رکھنا عبث ہے اور آپؐ کی بعثت سے لیکر آج تک کسی تعطل کے بغیر یہود ونصاریٰ کا مبنی برغیظ وغضب رویہ اس کا بیّن ثبوت ہے۔

مسلمان عورت کے اہل کتاب کے مردوں کے ساتھ نکاح کے عدم جواز پر قرآن، سنت، اجماع اور قیاس چاروں مآخذ قانون کے اس کثرت کے ساتھ دلائل موجود ہیں جس کا انکار یا تاویل ناممکن ہے،ذیل میں ہم ترتیب کے ساتھ ان دلائل کو قارئین کے سامنے پیش کرتے ہیں:

قرآنی آیات:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولا تنكحوا المشركات حتى يؤمنّ ولامة مؤمنة خير من مشركة ولو اعجبتكم ولا تنكحوا المشركين حتى يؤمنوا ولعبد مؤمن خير من مشرك ولو اعجبكم اولٓئك يدعون الى النار والله يدعوا الى الجنة والمغفرة باذنه ويبين الله اياته للناس لعلهم يتذكرون۔[۱۸]

"تم مشرک عورتوں سے ہرگز نکاح نہ کرنا جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں۔ایک مؤمن لونڈی مشرک شریف زادے سے بہتر ہے، گرچہ وہ تمہیں بہت پسند ہو۔اور اپنی عورتوں کے نکاح مشرک مردوں سے

Create PDF with PDF4U. If you wish to remove this line, please click here to purchase the full version.
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے ساتھ کبھی نہ کرنا جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں۔ یک مؤمن غلام مشرک شریف زادے سے بہتر ہے گرچہ وہ تمہیں بہت پسند ہو۔ یہ اگ تمہیں آگ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنے اِذن سے تمہیں جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے اور وہ اپنے احکام واضح طور پر لوگوں کے سامنے بیان کرتا ہے، توقع ہے کہ وہ سبق لیں گے اور نصیحت قبول کریں گے۔"

آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے دو امور کا ذکر فرمایا ہے۔ مسلمان مرد کا مشرک عورت سے نکاح اور مسلمان عورت کا مشرک مرد سے نکاح۔ جہاں تک پہلے مسئلے یعنی مسلم مرد کا مشرکہ سے نکاح کا مسئلہ ہے تو وہ قطعاً ناجائز اور حرام ہے البتہ اہل کتاب یعنی یہود ونصاریٰ کی عورتوں کے ساتھ نکاح کا مسئلہ مستثنیٰ ہے۔ اس استثنا کی بنیاد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے الیوم احل لکم الطیبات وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم وطعامکم حل لھم والمحصنات من المؤمنات والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم اذا اتیتموھن اجورھن محصنین غیر مسافحین ولا متخذی اخدان۔[19]

"آج تمہارے لیے ساری پاک چیزیں حلال کر دی گئی ہیں۔ اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارے کھانے ان کے لیے۔ اور محفوظ (پاکدامن) عورتیں بھی تمہارے لیے حلال ہیں، خواہ ان کا تعلق اہل ایمان کے گروہ سے یا ان قوموں سے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی، بشرطیکہ تم ان کو ان کے مہر ادا کرکے نکاح میں ان کے محافظ بنو، نہ یہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو یا چوری چھپے آشنائیاں کرو۔"

جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں کہ یہ آیت سورۃ البقرۃ کی آیت کے لیے مخصص ہے۔

امام ابن جریر طبریؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

واولیٰ ھذہ الاقوال بتأویل ما قالہ قتادۃ من ان اللہ تعالیٰ ذکرہ عنی بقولہ ولا تنکحوا المشرکات حتی یؤمنّ من لم یکن من اھل الکتاب من المشرکات و الایۃ عام ظاھرھا خاص باطنھا لم ینسخ منھا شیئ وان نساء اھل الکتاب غیر داخلات فیھا وذلک ان اللہ تعالیٰ ذکرہ احل بقولہ والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم **للمؤمنین من نکاح محصناتھن مثل الذی اباح لھم من نساء المؤمنات.**[20]

"اور سب سے راجح قول حضرت قتادہؒ کا ہے کہ" ولاتنکحوا المشرکات حتی یؤمن" سے باری تعالیٰ کی مراد اہل کتاب کے علاوہ مشرک عورتیں ہیں۔ آیت مبارکہ کے الفاظ گرچہ عام ہیں تاہم حکم کے اعتبار سے خاص ہے۔ اور آیت مبارکہ منسوخ نہیں ہے اور اس حرمت میں اہل کتاب عورتیں شامل نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے" والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم" کے الفاظ کے ذریعے

Create PDF with PDF4U. If you wish to remove this line, please click here to purchase the full version.
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مؤمن مردوں کے لیے اہل کتاب کی پاکدامن عورتوں سے نکاح کو حلال قرار دیا ہے،جیسا کہ مسلمان خواتین سے نکاح کو حلال قرار دیا ہے۔"

حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

هذا تحريم من الله عزوجل على المؤمنين ان يتزوجوا المشركات من عبدة الاوثان ثم ان كان عمومها مرادا وانه يدخل فيها كل مشركة من كتابية ووثنية فقد خص من ذلك نساء اهل الكتاب بقوله والمحصنات من المؤمنات والمحصنات من الذين اوتوا الكتاب من قبلكم اذا اتيتموهن اجورهن محصنين غير مسافحين ولا متخذى اخدان۔ [۲۱]

"اوراللہ تعالیٰ کی جانب سے مؤمنین کابت پرست مشرک عورتوں سے نکاح حرام ہے پھر اگر اس آیت کو اس کے عموم پرمحمول کریں تو کتابی اور بت پرست دونوں طرح کی مشرک عورتوں سے نکاح حرام ہونا چاہیے لیکن "والمحصنات من المؤمنات والمحصنات من الذين اوتوا الكتاب من قبلكم اذا اتيتموهن اجورهن محصنين غير مسافحين و لامتخذى اخدان'' کے الفاظ سے اس عموم کے اندر تخصیص کردی گئی ہے۔"

رہا دوسرا مسئلہ یعنی مسلمان عورت کا مشرک مرد سے نکاح کرنا تو وہ بالکل حرام ہے خواہ مشرک کا تعلق اہل کتاب سے ہو یا بت پرستوں سے،اورامت کا اس بات پر اجماع ہے۔

چنانچہ امام قرطبیؒ لکھتے ہیں:

واجمعت الامة على ان المشرك لا يطأ المؤمنة بوجه لما في ذلك من الحضاضة على الاسلام. [۲۲]

"امت کا اس امر پر اجماع ہے مشرک مسلم عورت سے کسی صورت جماع نہیں کرسکتا کیونکہ اس میں یک طرح کی اسلام کے خلاف جرات ہے"۔

امام بغویؒ فرماتے ہیں:

قوله تعالى: ولا تنكحوا المشركين حتى يؤمنوا **هذا اجماع لا يجوز للمسلمة ان تنكح المشرك.** [۲۳]

"**قوله تعالى:** ولا تنكحوا المشركين حتى يؤمنوا اس پر اجماع ہے کہ مسلمان عورت کے لیے مشرک کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔"

علامہ شنقیطیؒ رقمطراز ہیں:

Create PDF with PDF4U. If you wish to remove this line, please click here to purchase the full version.
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وبهـذه الـنـصـوص القرآنية الصريحة الموضحة لمفهوم هذه الاية تعلم انه لا يجوز تزويج المسلمة للكافر مطلقا. (۲۳)

''قرآن مجید کی ان صریح آیات سے معلوم ہوا کہ مسلمان عورت کا کافر مرد سے نکاح قطعاً ناجائز ہے''۔

امام رازیؒ فرماتے ہیں:

فـلا خلاف هاهنا ان المراد به الكل اى جميع غير المسلمين وان المؤمنة لا يحل تزوجها من الكافر البتة على اختلاف انواع. (۲۴)

''اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ مشرک سے تمام غیرمسلم مراد ہیں اور یہ کہ کفر کی تمام انواع و اقسام کے باوجود کسی کافر سے مسلمان خاتون کا نکاح جائز نہیں ہے۔''

علامہ کاسانیؒ فرماتے ہیں:

فـلا يـجوز النكاح المؤمنة الكافرَ لقوله تعالٰى ولا تـنكحوا المشركين حتى يؤمنوا **ولان فى نـكـاح المؤمنة الكافرخوف وقوع المؤمنة فى الكفر لان الزوج يدعوها الى دينه والنساء فى العادات يتبعن الرجال.** (۲۵)

''ولا تـنكحوا المشركين حتى يؤمنوا کی رو سے مؤمن عورت کا کافر مرد سے نکاح بالکل ناجائز ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس سے مسلمان عورت کے کفر میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے کیونکہ عموماً مرد بیوی کو اپنے دین کی طرف دعوت دیتا ہے اور عورت اس کو قبول کر لیتی ہیں۔''

امام مالکؒ فرماتے ہیں:

الاتـرىٰ ان الـمسـلـمة لايجوز ان ينكحها النصرانى او اليهودى على حال وهى اذا كانت نـصـرانية تحت نصرانى فاسلمت ان الزوج املك بها ماكانت فى عدتها ولو ان نصرانيا ابتدأ نكاح مسلمة كان النكاح باطلا. (۲۶)

''کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ مسلمان عورت کا یہودی یا عیسائی سے کسی صورت نکاح جائز نہیں ہے۔ اگر کوئی عیسائی عورت عیسائی مرد کے نکاح میں ہو اور عورت مسلمان ہو جائے تو صرف دوران عدت مرد کا بیوی کے ساتھ نکاح رہے گا، اگر نصرانی نے مسلمان عورت سے نکاح کیا تو نکاح باطل ہو گا۔''

علامہ بہوتیؒ فرماتے ہیں:

ولا يحل لمسلمة نكاح كافر بحال حتى يسلم لقوله تعالٰى: ولا تنكحوا المشركين حتى يؤمنوا. (۲۷)

''مسلمان عورت کے لیے کافر مرد سے نکاح حلال نہیں ہے جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئے کیونکہ اللہ

Create PDF with PDF4U. If you wish to remove this line, please click here to purchase the full version.
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تعالیٰ کا فرمان ہے ولا تنکحوا المشرکین حتی یؤمنوا.....“

ابن حزمؒ فرماتے ہیں:

ولایحل لمسلمة نکاح غیر مسلم اصلا ...... برهان ذلک قول الله عزوجل: ولا تنکحوا المشرکین حتی یؤمنوا.[۲۸]

”مسلمان عورت کے لیے کافر مرد سے نکاح حلال نہیں ہے۔اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ولا تنکحوا المشرکین حتی یؤمنوا ہے۔“

ڈ کٹرعبد لکریم زیدان لکھتے ہیں:

وتحریم زواج المسلمة بغیر المسلم هو تحریم ثابت وقطعی مهما کان دین غیر المسلم ای سوآء کان من الکتاب الیهود او النصاریٰ او کان وثنیا او مجوسیا اولایدین بای دین.[۲۹]

”مسلمان عورت کے کافر مرد سے نکاح کی حرمت قطعی ہے، یعنی اسلام کے علاوہ اہل کتاب،بت پرست، آتش پرست اور لادین قوموں میں سے کسی کے ساتھ نکاح جائز نہیں ہے۔“

اس سلسلے میں دوسری آیت سورہ ممتحنہ کی ہے،ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لاهن حل لهم ولا هم یحلون لهن.[۳۰]

”نہ وہ (مسلمان عورتیں) کفار کے لیے حلال ہیں اور نہ کفار ان کے لیے حلال۔“

حافظ ابن کثیرؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

وقد کان جائزا فی ابتداء الاسلام ان یتزوج المشرک المؤمنة ......فهذان دلیلان من کتاب الله صریحان فی تحریم زواج الکافر من المسلمة.[۳۱]

”اوئل اسلام میں مشرک کا مسلمان عورت سے نکاح جائز تھا۔....قرآن مجید کی یہ دونوں آیات واضح دلیل ہیں کہ کافر مرد کا مسلمان عورت سے نکاح حرام ہے۔“

احادیث

عن جابر رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نتزوج نساء اهل الکتاب ولا یتزوجون نسائنا.[۳۲]

”حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشادفرمایا ہم اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرسکتے ہیں مگر وہ ہماری عورتوں سے نکاح نہیں کرسکتے“۔

قال النبی صلی الله علیه وسلم: اتقوا الله فی النساء فانهن عوان عندکم.[۳۳]

Create PDF with PDF4U. If you wish to remove this line, please click here to purchase the full version.
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

''نبیؐ نے ارشاد فرمایا: عورتوں کے معاملے میں خدا کا خوف کرو وہ تمہارے پاس ہیں۔''

عن انسؓ بن مالک رضی الله عنه قال خطب ابو طلحه ام سليم فقال والله ما مثلک يا ابا طلحة يرد ولكنک رجل كافر وانا امرأة مسلمة ولا يحل لي ان تزوجک فان تسلم فذلک مهري ولا اسألک غيره فاسلم فكان ذلک مهرها.(۳۴)

''حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ ابوطلحہؓ نے ام سُلیم کو پیغام نکاح بھیجا تو انہوں نے کہا: ابوطلحہ! تم جیسے آدمی کا پیغام رد تو نہیں کیا جاسکتا مگر تم یک کافر مرد اور میں مسلمان عورت ہوں۔ میرے لیے تم سے شادی کرنا ممکن نہیں ہے، البتہ اگر تم مسلمان ہوجاؤ تو یہی میرا مہر ہوگا اور اس کے سوا میں تم سے کچھ نہ مانگوں گی، چنانچہ یہی ان کا مہر ہوا۔''

عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه: يتزوج المسلم النصرانية ولا يتزوج النصراني المسلمة.(۳۵)

''حضرت عمر فرماتے ہیں: مسلمان مرد تو نصرانی عورت سے نکاح کرسکتا ہے مگر نصرانی مرد مسلمان عورت سے شادی نہیں کرسکتا۔''

عن ابي الزبير انه سمع جابر بن عبدالله رضي الله عنهما يسأل عن نكاح المسلم اليهودية والنصرانية فقال تزوجنا هن زمن الفتح بالكوفة مع سعد بن ابي وقاص ونحن لانكاد نجد المسلمات كثيرا فلما رجعنا طلقناهن وقال لايرثن مسلما ولا يرثهن ونساؤهن لنا حل ونساؤنا عليهم حرام.(۳۶)

''ابوزبیر سے مروی ہے کہ انہوں حضرت جابر بن عبداللہؓ سے سنا، ان سے پوچھا گیا کہ کیا مسلمان یہودی یا عیسائی عورت سے نکاح کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہم نے فتح کوفہ کے موقع پر سعد بن ابی وقاص کی موجودگی میں ان سے نکاح کیے تھے، اس لیے کہ وہاں مسلمان عورتوں کا زیادہ تعداد میں ملنا بہت مشکل ہوگیا تھا۔ جب ہم واپس آئے تو ہم نے انہیں طلاقیں دے دیں۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ نہ یہودی اور عیسائی بیویاں اپنے مسلمان شوہروں کی وارث بن سکتی ہیں اور نہ ان کے مسلمان شوہر ان کے وارث بن سکتے ہیں۔ ان کی عورتیں ہمارے لیے حلال ہیں مگر ہماری عورتیں ان کے لیے حرام ہیں۔''

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: ان الله عزوجل بعث محمد صلى الله عليه وسلم بالحق ليظهر على الدين كله فديننا خير الاديان وملتنا فوق الملل ورجالنا فوق نسا نهم ولا يكون رجالهم فوق نسائنا.(۳۷)

Create PDF with PDF4U. If you wish to remove this line, please click here to purchase the full version.
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

''حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے،انہوں نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا تا کہ وہ اسے پوری جنس ادیان پر غالب کردے۔پس ہمارا دین سب سے بہترین دین اور ہماری ملت سب سے بالاتر ملت ہے،ہمارے مردان کی عورتوں کے اوپر ہوں مگر ان کے مرد ہماری عورتوں کے اوپر نہ ہوں۔''

عن عمر :النکاح رِق فلینظر احدکم عند من یرق کریمته.[۳۸]

''حضرت عمرؓ نے فرمایا نکاح یک طرح کی غلامی ہے،اس لیے ہر شخص کو سوچنا چاہیے کہ اپنی شریف زادی کس کی ''غلامی'' میں دے رہا ہے۔''

اقوال فقہا

حنفی مسلک

امام سرخسیؒ فرماتے ہیں :

واذا تزوج الذمی مسلمة حرة فرق بینهما لقوله تعالیٰ ولا تنکحوا المشرکین حتی یؤمنوا ولقوله صلی الله علیه وسلم:الاسلام یعلو ولا یعلی فاستقر الحکم فی الشرع علی ان المسلمة لا تحل للکافر وان کان حلالا فی الابتداء فیفرق بینهما ویوجع عقوبة ان کان قد دخل بها.[۳۹]

''اور جب ذمی آزاد مسلمان عورت سے نکاح کرے تو اللہ تعالیٰ کے فرمان ولا تنکحوا المشرکین حتی یؤمنوا اور نبیؐ کے فرمان الاسلام یعلو ولا یعلی علیه (ترجمہ: اسلام اوپر ہوتا ہے نہ کہ اس کے اوپر کوئی ہو) کی رو سے دونوں کے درمیان علیحدگی کرادی جائے گی۔شریعت کا آخری حکم یہی ہے کہ مسلمان عورت کا کافر مرد سے نکاح حرام ہے۔ گرچہ ابتدائے اسلام میں اس کی اجازت تھی۔ایسے نکاح میں نہ صرف علیحدگی کرادی جائے گی بلکہ اگر اس نے مباشرت کی ہو تو اسے دردناک سزا بھی دی جائے گی۔''

مالکی مذہب

امام مالکؒ کا فتویٰ گزشتہ سطور میں ہم نقل کر چکے ہیں کہ جب ان کے شاگرد ابن القاسمؒ نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا:

الاتری ان المسلمة لا یجوز ان ینکحها النصرانی ولا الیهودی علی حال وهی اذا کانت نصرانیة تحت نصرانی فاسلمت ان الزوج املک بها ما دامت فی عدتها ولو ان نصرانیا ابتدأ نکاح مسلمة کان النکاح باطلا.[۴۰]

''کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ مسلمان عورت کا یہودی یا عیسائی مرد سے کسی صورت نکاح جائز نہیں ہے۔ اگر کوئی عیسائی عورت عیسائی مرد کے نکاح میں ہو اور عورت مسلمان ہو جائے تو صرف دوران عدت مرد کا

© rasailojaraid.com
Create PDF with PDF4U. If you wish to remove this line, please click here to purchase the full version.

© rasailojaraid.com

بیوی کے ساتھ نکاح رہے گا، گر نصرانی نے مسلمان عورت سے نکاح کیا تو نکاح باطل ہو گا۔"

فقہ شافعی:

امام شافعیؒ فرماتے ہیں:

قد اجتمع الناس علی ان لا یحل لرجل منهم ای من اهل الکتاب ان ینکح مسلمة. (۴۱)

"لوگوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ اہل کتاب میں سے کسی کافر مرد کے ساتھ مسلمان عورت کا نکاح حرام ہے۔"

یک اور مقام پر امام شافعیؒ فرماتے ہیں:

ولم یختلف الناس فیما علمنا فی ان الزانیة المسلمة لا تحل لمشرک وثنی ولا کتابی. (۴۲)

"ہمارے علم کی حد تک علما میں سے کسی کا اس بارے میں اختلاف نہیں ہے کہ مسلمان زانی عورت تک کا نکاح بھی کسی بت پرست یا اہل کتاب مشرک کے ساتھ جائز نہیں "حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا ہم اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کر سکتے ہیں مگر وہ ہماری عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے" ہے۔"

امام شافعیؒ مزید فرماتے ہیں:

وان کانت الایة نزلت فی تحریم نساء المسلمین من مشرکی اهل الاوثان یعنی قوله تعالٰی ولا تنکحوا المشرکین حتی یؤمنوا فالمسلمات محرمات علی المشرکین منهم بالقرآن بکل حال وعلی مشرکی اهل الکتاب لقطع الولایة بین المسلمین والمشرکین ولم یختلف الناس فیه. (۴۳)

"ولا تنکحوا المشرکین حتی یؤمنوا کی آیت گرچہ نازل تو مسلمان عورتوں کے بت پرست مشرکوں کے ساتھ نکاح کی حرمت کے بارے میں ہوئی ہے لیکن بت پرست مشرکوں کے علاوہ اہل کتاب مشرکوں کے ساتھ بھی ان کا نکاح حرام ہے کیونکہ قرآن مجید کے بیان کے مطابق مؤمن اور مشرک میں "ولایت" کا کوئی رشتہ قائم نہیں ہو سکتا اور اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔"

فقہ حنبلی:

علامہ ابن قدامہ حنبلیؒ فرماتے ہیں:

ولا یتزوج کافر مسلمة بحال ولا مسلم کافرة الا ان یؤمن. (۴۴)

"کافر مرد کسی حال میں مسلمان عورت کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا اور نہ مسلمان مرد کسی کافر عورت کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے الا یہ کہ وہ ایمان لے آئیں۔"

© rasailojaraid.com
Create PDF with PDF4U. If you wish to remove this line, please click here to purchase the full version.

© rasailojaraid.com

ماحصل

اور آخر میں یہ عرض کرنا ضروری خیال کرتا ہوں کہ فی زمانہ دیارِ مغرب میں بسنے والے مسلمان اپنی نوجوان نسل کے حوالے سے جس کرب میں مبتلا ہیں وہ ہر دردمند مسلمان کے لیے شرمندگی کا باعث ہے کہ بے راہ روی کی شکار مسلمان لڑکیاں اپنے دین، تہذیب وتمدن اور والدین کے خلاف علم بغاوت بلند کرتے ہوئے مسلم نوجوانوں کو یکسر نظر انداز کرکے غیر مسلم لڑکوں کو اپنا شریک سفر بنانے کے لیے ترجیح دے رہی ہیں۔اس صورت حال پر جس قدر بھی افسوس کیا جائے کم ہے،اس کے لیے مسلمان عالمی تحریکوں کو توجہ دینا چاہیے تاکہ مسلمان لڑکیاں اس نام نہاد نکاح کے نام پر زندگی بھر کے حرام سے بچ سکیں۔تاہم اس کا یہ قطعاً حل نہیں ہے کہ اجتہاد کے نام پر مسلمان عورت کے اہل کتاب سے نکاح کو جائز قرار دے کر فساد اور اباحت پسندی کو فروغ دیا جائے۔جہاں مسئلے کی علمی اور شرعی حیثیت کا تعلق ہے تو اس کو قرآن مجید کی آیات، مفسرین کے اقوال اور فقہاء کرام کے فتاویٰ کی روشنی میں ہم بیان کر چکے ہیں۔امید ہے کہ محترم ڈاکٹر اوج صاحب ہمارے دلائل پر غور کرکے اپنی رائے پر نظرثانی فرمائیں گے۔

مراجع وحواشی

(۱) مودودی،ابوالاعلیٰ،سید تفہیم القرآن،جلد:۱،ص:۲۴۷، طبع:۴۰،لاہور۲۰۰۵ء

(۲) سورۃ البقرۃ:آیت ۲۳۳ (۳) سورۃ البقرۃ:آیت ۲۳۳

(۴) ابوداؤد، سجستانی،سلیمان بن اشعث :سنن ابی داؤد،باب فی حق الزوج علی المراۃ۔جلد:۶:صفحہ:۴۲،بیروت مکتبہ مطبوعات اسلامیہ:۱۴۱۴ھ

(۵) شفیع،محمد،مفتی،معارف القرآن تفسیر سورہ المائدہ کراچی: مکتبہ معارف القرآن

(۶) اوج،احمد شکیل،ڈاکٹر،نسائیات:طبع:۱:صفحہ:۹۵ کراچی کلیہ معارف اسلامیہ (۷) سورۃ البقرۃ: آیت:۳۵

(۸) سورۃ التوبۃ: آیت:۳۱ (۹) سورۃ التوبۃ: آیت:۲۴ (۱۰) سورۃ الصف: آیت:۱۴

(۱۱) طبرانی،سلیمان بن احمد،ابوالقاسم،المعجم الکبیر جلد:۱۷:صفحہ:۱۰۰،قاہرہ مکتبہ ابن تیمیہ

(۱۲) بخاری،محمد بن اسماعیل،الجامع الصحیح،باب اخراج الیہود من جزیرۃ العرب،جلد:۱۰:صفحہ:۴۲۴،بیروت،دار ابن کثیر۱۴۱۴ھ

(۱۳) ایضاً (۱۴) مسلم بن حجاج،ابو الحسین صحیح مسلم،جلد:۹:صفحہ:۲۲۰،بیروت،داراحیاء التراث العربی

(۱۵) سورۃ المائدۃ: آیت:۵ (۱۶) سورۃ البقرۃ: آیت:۲۱

(۱۷) ابن کثیر،اسماعیل بن عمر تفسیر القرآن العظیم،جلد:۳ طبع:۵:صفحہ۴۲، کوڑہ خٹک،صدیقیہ کتب خانہ،۱۹۹۵ء

(۱۸) سورۃ المائدۃ: آیت:۲۲۱ (۱۹) سورۃ المائدۃ: آیت:۵

(۲۰) طبری،محمد بن جریر،ابا جعفر،جامع البیان فی تاویل القرآن،جلد۴ طبع اول،صفحہ:۳۶۵،مصر،المطبعۃ المیمنیۃ،

(۲۱) ابن کثیر،اسماعیل بن عمر تفسیر القرآن العظیم،جلد:۱:طبع:۵:صفحہ۵۸۲، کوڑہ خٹک،صدیقیہ کتب خانہ،۱۹۹۵ء

(۲۲) قرطبی،محمد بن احمد،ابوعبداللہ،الجامع الاحکام القرآن،جلد:۳:طبع:۱:صفحہ:۲۷،مؤسسۃ الرسالہ

© rasailojaraid.com
Create PDF with PDF4U. If you wish to remove this line, please click here to purchase the full version.

© rasailojaraid.com

(۲۳) بغوی، عبداللہ بن احمد۔ جلد:۱ طبع:۱ صفحہ:۴۵۶، ریاض، دارالسلام
(۲۴) شنقیطی، امین، محمد، اضواء البیان فی ایضاح القرآن بالقرآن، جلد:۳ صفحہ:۴، بیروت، عالم الکتب
(۲۵) رازی، ابوعبداللہ، مفاتح الغیب، جلد:۵ طبع:۱ صفحہ:۶۴، بیروت، دار الکتب العلمیہ ۱۹۸۸ء
(۲۶) کاسانی، ابی بکر بن مسعود، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، جلد:۵ صفحہ:۴۵۶، بیروت، دار الکتب العلمیہ ۱۴۲۴ھ
(۲۷) مالک بن انس، المدونۃ الکبری، جلد:۶ صفحہ:۹۴
(۲۸) بہوتی، منصور بن یوسف کشاف القناع، جلد:۵ طبع: د۔ط صفحہ:۸۴، بیروت، دار الفکر ۱۹۸۲ء
(۲۹) ابن حزم، علی بن احمد ظاہری، المحلی فی شرح المجلی بالحجج والآثار، جلد:۹ صفحہ ۴۴۹
(۳۰) زیدان، عبد الکریم، ڈاکٹر، المفصل فی احکام المرءۃ، جلد:۷ طبع اول صفحہ:۶، مؤسسۃ الرسالہ (۳۱) سورۃ الممتحنۃ: آیت:۱۰
(۳۲) ابن کثیر، اسماعیل بن عمر تفسیر القرآن العظیم، جلد:۸ طبع:۵ صفحہ:۹۳، کوڑہ خٹک، صدیقیہ کتب خانہ، ۱۹۹۵ء
(۳۳) طبری، ابی جعفر محمد بن جریر، جامع البیان فی تاویل القرآن، جلد:۴ طبع اول صفحہ:۳۶۷، مصر، المطبعۃ المیمنیۃ،
(۳۴) قرطبی، محمد بن احمد، ابوعبداللہ، الجامع الاحکام القرآن، جلد:۱۹ طبع:۱ صفحہ:۱۲۹، مؤسسۃ الرسالہ
(۳۵) ابن حجر، احمد بن علی، فتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد:۱۴ صفحہ:۳۰۰، دار طیبہ، ۲۰۰۵ء
(۳۶) آلوسی، شہاب الدین محمد بن عبداللہ، روح المعانی (۳۷) بیہقی، احمد بن حسین، السنن الکبری، جلد:۷ صفحہ:۱۷۳
(۳۸) ایضاً (۳۹) سرخسی، محمد بن احمد شمس الائمہ، المبسوط، جلد:۶ صفحہ:۱۴۷
(۴۰) مالک بن انس، المدونۃ الکبری، جلد:۶ صفحہ:۹۴
(۴۱) شافعی، محمد بن ادریس کتاب الام، جلد:۵ صفحہ:۱۶۹، دار الوفاء، ۲۰۰۱ء (۴۲) ایضا
(۴۳) شافعی، محمد بن ادریس کتاب الام، جلد:۵ صفحہ:۷، دار الوفاء، ۲۰۰۱ء
(۴۴) حنبلی، موفق الدین ابن قدامہ، المغنی، جلد:۱۴ صفحہ:۴۰۰

تعارف و تبصرۂ کتب (۲)

نام کتاب: قتل بہ جذبۂ رحم	مؤلف: ڈاکٹر محمد شمیم اختر قاسمی
ناشر: اسلامک ریسرچ کیڈمی کراچی	صفحات: ۱۶۰
قیمت: ۲۰۰ روپے	اشاعت: نومبر ۲۰۱۳ء — مبصر: پروفیسر ڈاکٹر وقار احمد زبیری*

جیسے جیسے سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی ہو رہی ہے، زندگی کی آسائشیں بڑھ رہی ہیں اور روزمرہ کی زندگی آسان ہوتی جا رہی ہے۔ مگر یہ بھی درست ہے کہ مسائل حل ہو رہے ہیں تو انسانی خودغرضی اور مفاد پرستی میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور اس خودغرضی کی بنا پر نت نئے معاملات سامنے آرہے ہیں۔

مغربی معاشرے کی بنیاد ہی نفس پرستی، خودغرضی اور مفاد پرستی پر ہے مگر انہوں نے اپنی ان تمام خرابیوں کو

* ڈائریکٹر شعبۂ تحقیق، اسلامک ریسرچ کیڈمی کراچی برقی پتا: researchjournalpk@gmail.com
تاریخِ موصولہ: ۱۰/۱۲/۲۰۱۳ء

© rasailojaraid.com
Create PDF with PDF4U. If you wish to remove this line, please click here to purchase the full version.